

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اشارات

(۳)

پچھلی قسط اشارات میں سلسلہ گفتگو سے ذرا ہٹ کر ہم نے جینوا مذکورات کے مسئلے کی طرف اشارہ کیا تھا اور مختصرًا "فیصلے" سے قبل یہ عرض کیا تھا کہ تیجہ وہ نکلے گا جسے ہم قفس آزادی میں بند محاکوماں از لی پر ارضی دیوتا مٹھوں دیں گے۔ اور تقدیر یہ استد کی ہے اور اس کے دائروں کے اندر نیچے نیچے جو تقدیر بطور سڑائے نا اہلیت ہمارے لیے تجویز کی گئی ہے، ظاہری طور پر اُسے ارضی دیوتا تیار کرتے ہیں۔ وہاں سے اشارہ ہو تو یہاں ایک کٹھپتی حرکت میں آ جائے گی، پھر اشارہ ہو تو کوئی کٹھپتی آسمان پر اٹھنے لگے گی اور تراۃ، آزادی گاٹے گی، پھر اشارہ ہو تو کوئی کٹھپتی کمزور دیوتا کے پاؤں کی چھٹیلیا کے ناخن پر رانی کا ایک دانہ غلیل کے ذریعے مارے گی اور پھر خوب اچھلے گی اور تالیاں بجاٹے گی اور دنیا کے بے شمار چینگر خوب شہنا میاں بجا میں گے۔ لیکن ذرا سخت سا ایک اور اشارہ ہو گا تو تمام کٹھپتیاں بھاگ کر ایک کنویں میں چھلانگ لگا دیں گی جس کا ڈھکن خود بخوبی بند ہو جائے گا اور اُپر تاریکی کا سمندر ہریں لیتے رکھے گا۔

جینوا میں شطرنج کی جو بساط بچھی تھی اس کے کھلاڑی تو جو تھے وہ تھے، تختے کے اور پر جو نزدیک چنی گئی تھیں وہ بھی سمجھتی تھیں کہ کھیل کی جان تو ہم ہیں — ان میں سے جو بادشاہ اور دزیر تھے ان کا تو کہنا ہی کیا، لیکن جو ہامنی گھوڑے سے تھے وہ بھی بڑی آن بان دکھار رہے تھے، کیونکہ وہ بادشاہوں اور وزیروں کی سواری کا کام دینے کی وجہ سے بڑے معزز و مؤقت تھے۔

اور تو اور، پیادوں ہی کے فخر کے پتھر جگ مگ جگ کئے ہے تھے مایکونک لٹا اٹی میں پیش بھیجی ہی
نئے، تیجھے نہ پلٹئے کی انہوں نے قسم کھار کھی تھی اور لٹا اٹی کا آخری تیجھے بھی انہی پر منحصر تھا، حتیٰ کہ
مخالف جانب کے بادشاہ سلامت ادھر کے کسی پیادے ہی کی شرے مات ہو جاتے۔ اب وہ
پیادہ سمجھتا کہ کھیل قوہا را مٹتا اور ہم نے سر کیا۔

تو جینوا کی بساط پر اصل حربیانِ مقابل تو گورپا چوف اور رینالڈ رین مٹھے، البتہ کچھ
اور ملکوں کو بھی رینگ میں لیا گیا تھا۔ یہ فخر پاکستان کو بھی حاصل ہوا۔

اب دیکھئے نیجھے!

اصل فریضی نزاع تو ہے۔ متر: ایک روسی جس نے افغانستان پر فوجی جاریت کی اور نواب
تبائی مجاہت کا سلسلہ جاری رکھا اور اب وہ اس لیے جلنے پر محبوہ ہوا کہ فتح کے امکانات بالکل
نہیں ہیں اور روس کو بہت بڑے نقصانات پہنچ رہے ہیں۔ اول تو اس کی مقابلہ مزاحمت قوت
ہونے کی دھاک جو ظہورِ انقلاب سے اب تک قائم تھی، ختم ہو گئی، اور ختم بھی ایسی مسلم قوم
کے ہاتھوں ہوئی جو تمدنی لحاظ سے پسند نہ، تعلیمی لحاظ سے محض مبتدا یا نہ تنہ ترقی پذیر،
دفعی سامان اور علوم کے لحاظ سے تھی دامن تھی۔ دوسرے روس کی اپنی فوج کا مورال تیزی
سے گرا۔ اور تیسرا یہ کہ روس کی اپنی آبادی میں ایسی طیش کرنے کی جرأت بڑھ گئی۔ دوسرا
فریض مجاہدین افغانستان تھے، جنہوں نے روسی جاریت کا مقابلہ بڑی قربانیوں اور مشقتوں
کے سامنے کیا۔ جادوگران زمانہ نے لفظ مجاہدین کو پر و سپردی کے لیے مشین میں ڈال کر چھاپ ار
بنادیا، اور چھاپ ماروں سے گفتگو کرتے کو خلاف تہذیب گر دانا۔ اور جو بھی کچھ ہو۔
لبس اسی ایک نیصے سے ساری بازمی دشمن کے ہاتھ چل گئی۔

عبدوری حکومت کا قیام نہ ہو سکا، کابل گورنمنٹ کے خاتمه اور اس کے وقت کا اعلان نہ
ہو سکا، یہ طے نہ ہو سکا کہ آئندہ کے نظام کو تشکیل دیتا مجاہدین و مہاجرین کی اس قوت کا
کام ہے جو روس کے خلاف جنگ آزمائہ کرہے آج ناخانہ پوزیشن میں آگئی ہے۔ بلکہ ایسی
صورتیں تجویز کی گئیں کہ لٹا اٹی جاری رہے، ٹکا کے دو حصے ہو کہ آپس میں لڑیں اور ایک
 حصے کو روس اپنے سامنے شامل کرنے کے لیے اپنی جنگی قوت اور مہارت اور قیادت کو کام

میں لائے، ادھر پاکستان کو خوئے سرافرازی کی سزاد یئنے کے لیے بھارت کو محمد آوری پر مجبوب کرے جس کے لیے وہ ہلاکت کا طوفان اٹھانے والے سہیار و بھجوار ہے، ادھر مہاجرین ایسی پچیدگی میں پڑیں کہ ان کے لیے افغانستان واپس جانا ممکن نہ ہو۔ واپس جائیں تو نہ کہیں سے خواراک ملے، نہ بھلوی والے درخت موجود ہوں، نہ تین اس قابل ہو کہ کاشت کے فصل آگاہی جاسکے، نہ مولیشی ہوں کہ اس زندہ دولت کی افزونی کو سرمایہ میدنایا جا سکے۔ علاوہ اذی روئی اور کابلی ہملوں اور بیماریوں کا خطرہ اسی طرح ان پر متعلق رہے جیسے پہلے تھا۔ اور جس کی وجہ سے وہ ترک وطن کے کے آئے تھے۔ نہ وہاں کوئی پستال اور ڈاکٹر ہوں کہ ان کے معذوروں اور زخمیوں اور ملیظیوں اور دبازوں کا علاج کہا سکیں۔

بلکہ خطرہ تو بھی ہے کہ مہاجرین کی خاصی تعداد جب لوٹ کے واپس ہنچے تو ایک طرف تو وہ لتنے تیادہ مصائب میں گھبرا لئے کہ فرستریشن کا شکار ہو جائے اور دوسری طرف وقتاً فوقتاً تاک کہ ان پر دشمن بمباریاں اور آتش باریاں کہے کے ان کو مکمل طور پر بے بی اور نامیدی کے آخری مرحلے تک پہنچا دے۔ بہاں تاک کہ وہ اس قابل بھی نہ رہیں کہ دوبارہ پاکستان کا سفر کر سکیں۔ کیونکہ پہلے ان کا سرمایہ زندگی آمید بھی اور اب اس آمید کا چہاغنگل کر دیا جائے گا۔

خیران اندیشوں کو ایک طرف ڈال کہ ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ افغان مجاہدین ایک ایسی طوفانی قوت ہیں، جو بیٹے سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ نبرد آزمہ ہو رہے اور ان کی سرفوشانہ مسامعی کابل کا تختہ ہلا دیں گی۔ اس سلسلے میں سیعلیمات ابھی سے سامنے ہیں کہ کابل مکومت اور کابل فوج کے بکثرت افراد معمولوں اور سامان مجاہدین کے ساتھ آکر مل رہے ہیں۔ یہ حالات کسی بھی قلعہ اقتدار کے ٹوٹنے کے قریب اسی طرح رونما ہوتے ہیں جیسے زلزلے سے تباہ ہونے والے علاقے سے مولیشی بھاگ جاتے ہیں۔ مگر اس خبریں بھی ایک پہلو امتحان کا ہے۔ یہ مختلف ساخت کا عنصر جو اس تجربے سے نہیں گذر اجس سے مہاجرین گزر رہے ہیں، ان میں اچھی طرح گھنی مل نہیں سکے گا اور گواہنار میں یہ لوگ خاموش رہیں گے مگر بعد میں ان کا اندازِ اختلاف نمایاں ہونے لگے گا۔ بہاں تک کہ جب اقتدار کو مختہ میں

لے کر تعمیری کام کرنے کا وقت آئے گا تو یہ لوگ اندر سے مجاہدین کے سیاسی انقلابی عمل میں خلل انداز ہوں گے۔

بہر حال اتنی بات واضح ہے کہ تو س اور امریکہ دونوں اس پتنتق پیں کہ نہ افغانستان کی جغرافی و سیاسی قویتیں اپنے اور نہ مجاہدین کو ایسا مرتبہ حاصل ہو کر وہ بنیاد پرستا نہ ذہن کے ساتھ اسلام کا نظام حیات برپا کر سکیں۔ خاص اس نقطے کی حد تک پاکستان کے بیو دوکر ٹیکیں اور سیکھو لیں کہ بھی متین ہے اس کے مطہی پر یا مطہوس اسلامی حکومت رونما نہ ہو جائے، ورنہ پھر پاکستان کو اس خطرے سے بچانا مشکل ہو جائے گا۔

جیتو اندازکارات کے نتیجے میں ہوتے واسیں معاہدات اور ان سے پیدا ہونے والے حالات کا یہ وہ فرم ہے جس میں آپ اپنی حکومت کو، اپنی پارلیمنٹ کو اپنی جماعتیں کو اور اپنے آپ کو رکھ کر بغوبہ دیکھیں کہ آپ کا آج کی دسیع دنیا میں سیاسی یا معاشی یا ڈپلومیٹیک یا تہذیبی لحاظ سے کیا مقام ہے۔ کیا ویسا ہی نہیں جیسا ایک سربراہ خالی مشکن کی اندر ورنی دیوار پر دیگنے والے اس باریک سے جاندار کا ہوتا ہے جس کا جنم زیادہ سے زیادہ ابک نقطے کے برابر ہوتا ہے۔

در اصل ہم جو ایک چنان شخص ہمیں بے بسی اور بے نایگی کے زہر میں کھڑل کر کر کے باہر والوں نے اور اپنوں نے رانی کا ایک دانہ بنایا ہے۔ اندر والوں نے کھڑل کو مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ ہے اور باہر والوں نے ہدن دستہ اس میں خوب خوب چدا یا ہے۔ یہاں تک ہمارا کشتہ بن گیا۔

اب یہ جو فراخدل سے قرضہ دیئے جا رہے ہیں اور اسلام کی ترسیل کی جا رہی ہے اور حوصلہ دلا بیا جا رہا ہے — اس سے اگر جہرنا ہ فرار بھی اب نہیں رہی — مگر یہ سب کچھ ہماری ذہنی اور تہذیبی اور دفاعی اور اقتصادی غلامی کے تالوں پر نئی ہجری لگانے کے لیے ضروری ہے۔

آنندہ کے لیے جس انتہائی پیچیدہ صورت حالات سے ہم دوچار ہو رہے ہیں وہ بڑی خوف ناک ہے۔ پہلے تو امریکہ ہی کا ذہنی، اقتصادی اور دفاعی قسط تھا از میتی اور

علاقائی نہ تھا، اب پاکستان کی بساطِ شطرنج میں حصہ لینے کے لیے روس بھی آپنچا ہے۔ دوستی کی ساہی بنانے کی کوششیں ہیں اور ان کے لیے برسوں سے ولی بنجوٹا شاپ لوگ خیز لکھ کر رہے تھے کہ جب تک روس کی دوستی کی بھی نہ تجیریں پاکستان کو بہتانہ دی جائیں، خالی خوبی امریکی نہ تجیریں لے کارہیں۔ بلکہ امریکی نہ تجیریں اُتر واکہ وہ خالص روسی نہ تجیریوں کو پاکستان کے لیے سامان فخر سمجھتے ہیں۔ روسی نہ تجروں ہی کا دوسرہ نام آزادی، ترقی اور مساوات ہے۔ جہاں جہاں یہ نہ تجیری پہنچی ہیں، وہاں وہاں آزادی اور مساوات کے نام سے دُودھ شہد کی نہریں بہہ نکلی ہیں۔

تو اب ہماسے ملکی آنکن میں دونوں کھڑکی آمنے سلانے رنگ میں آکھڑے ہوئے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کو گھوڑیں گے، ”بڑھکیں ماریں گے“، کبھی کبھی ہمچند چلا میں گے، اور جب کوئی تھکے گاتو تو یہ کرمالش کرنے کا اعزاز ہمیں دونوں جانب سے حاصل ہوگا۔ حسب ہم دونوں کے ”ہمچند بدھے“ غلام۔ نہ ایک پر اعتراف، نہ دوسرے سے البحضن، بلکہ ”سب کچھ تو اصل ان کا ہو گا، ہم تماشا ہوں گے۔

اُدھر بھارت کے سمندروں میں سطح پر طیارہ بردار جہاز اور سطح کے نیچے ایمی آبدوزی، ادھر خلیج میں بحری بیڑوں کی نقل و حرکت، سلاپن کے میدانِ سیخ میں معزک، سندھ میں خلل اندازیاں، کچھ میں باشندگان کا اچھا کو ایک دوسرے سے لٹانے مردانے کے سامان اور ایک عالمی شہرت کے پُر رونق شہر کو دیرانہ بنانے کے پروگرام!

اے اور کمالی یہ کہ ہر بار چند سکوڑ والے یا جیپ والے کلاشنکوفیں لیے آتشِ افگنی کرتے بلکا ایک نوادہ ہوتے ہیں اور تباہی پھیلا کر بلکہ آبادی کے مختلف عناصر میں علط فہمی کی باروں میں چینگاریاں پھینک کر غائب ہو جاتے ہیں۔ کبھی کوئی پکڑا انہیں جاتا۔ جیسے جنات ہوں، جو پہاڑوں پا سمندر کی طرف شیطانِ اعظام کے ہم پر آتے ہوں اور انسانی زندگی کو خیر و خوبی سے محروم کر کے تباہی کے سوا لے کر جلتے ہوں۔ کیا کہ اچھی کسی جنگل کا نام ہے؟ کیا وہاں (باقی صفحہ آتھ)

شمالی سرحد پر چلنے والے میزائل، فاسفورس کا وہ بمبینہ گولہ جو ادھر طرفی کمپ پر گما، ادھر عراق ایران جنگ اور اس کے لیے اسلحہ فروشوں کا تعاون، پھر اب سعودی عرب اور ایران میں شدید دنیجے کا کھچاؤ، لبنان کا اسرائیلیوں کے فوجیوں سے اس طرح پامال ہونا جس طرح قایلین پر اونٹ ناچ رہے ہوں، اسرائیلی ریاست کی مسلم عرب آبادی کے لیے مسلم شمن حاکموں کا قسمیوں جیسا روتیہ! سلسلہ احوال کتنا پیچ دیتی چھ ہے۔ اور ابھی تو کھیل کا آغاز ہے، ذرا میدان گھم ہو لے تو پھر دیکھیے کہ۔

اس طویل تحریر میں کسی جگہ لکھا جا چکا ہے کہ اس وقت کہ راضی کے فرعونوں اور نژادوں کے لیے یہ چھوٹا سا جغا فی خطہ انتہائی خطرناک ہے، جس میں ایران، افغانستان اور پاکستان واقع ہیں۔ اس چھوٹے سے علاقے میں وہ سچی متحک، فعال بالیدگی پسند، جہاد آموز اسلامیت موجود ہے جسے ماسکو سے لے کر واشنگٹن تک بڑی گھلکھلائیت کے ساتھ دنیا د پرستی کہا جاتا ہے۔ بہاں کی تین طاقتوریں میں ایک تو امریکہ کی گرفت میں ہونے کے باوجود قابو سے نکل گئی اور اس نے ”بنیاد پرستی“ کا انقلابی نقشہ کسی نہ کسی زنگ میں جادیا۔ پاکستان کو دونوں طرف کی طاقتوری نے براہ راست بھی اور اس تک میں کام کرنے والی مخالف اسلام قوتوں کے ذریعے بھی شدید تصادمات اور اضطرابات میں بدل کر رکھا ہے۔ بہاں کی اسلامیت کی سیاسی ہر کی بلندی غلبہ خطرے کے نشان سے نیچے آگئی ہے۔ اور اب صرف افغانستان میں پانی خطرے کے نشان سے اونچا ہے۔ اس کے لیے قوم کو دو حصوں میں بانٹ کر لڑانے

(لیقیر حاشیہ صفحہ سالیفہ)

ہر بازار، محلی، موڑ، چورا ہے پر کھار خاص کے لیے ایسے آدمی مقرر ہیں کیے جاسکتے جن کے پاس کمیرے ہوں، دوسرے ملین ہوں، واٹی ٹانکی ہوں، الارم کا انتظام ہوا اور دفاع کے لیے نہایت اول درجہ کا اسلحہ ہو۔ ۳، ۵ سو آدمی مقرر کیجیے، چند ہر روز میں سکوٹر سوار جنات کی ایک آڈیٹوی ضرور پکڑی جائیں گی۔ اور پھر سلسلہ آنگے چلے گا۔

کے سامان مہیا ہیں۔ سات جماعتوں کے اتحاد کو تو طرفے کی اسکیمیں بھی تیار کی جا چکی ہیں۔ پاکستان کے ذریعے بھی نور ڈلوا نہ ہے کہ اور جو کچھ ہو، اسلامی حکومت نہ بننے پائے۔ اور اگر بن گئی تو۔

تو پھر پاکستان میں انقلابی چیزیات کی اسلامی روح خطرے کے نشان سے پھر بہت بلند ہو جائے گی، بلکہ ہو سکتا ہے کہ جلد ہی خطہ نمودار ہو جائے۔ ذرا سوچیے، ہم کہاں کس طرح گھرے کھڑے ہیں۔ "گلیور" کی طرح ہمارا تقابل بال بندھا ہوا ہے۔
(رباتی)